ردِّ رافضیت پر حضرت نیلوی کی علمی تحقیقی تصنیفات کا مجموعہ



المعروف بہ

مجموعہ رسائل نیلوی رحمۃ اللہ علیہ

جلد ہشتم

ردِّ رافضیت

- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کے جوابات
- تسلیۃ الطالب فی دفاع ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ
- مظلومِ کربلا
- پنج تن پاک اور حق چار یار
- رذیل عادتیں
- اپریل فول
- روافض کے متعلق شرعی فیصلہ

شیخ التفسیر والحدیث
مفتی اعظم الشیخ المحقق حضرت مولانا مفتی محمد حسین شاہ نیلوی رحمۃ اللہ علیہ
سابق مدرس مدرسہ امینیہ دہلی ہندوستان

تلمیذ رشید مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(تلمیذ رشید وخلیفہ مجاز امام اہل السنت رئیس المفسرین الشیخ علامہ حسین علی الوانی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اشاعۃ العلوم

جلد ہشتم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَ العَاقِبَۃُ لِلمُتَّقِینَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ۔ اَمَّا بَعدُ۔

صحابہ کرامؓ کے بارے قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے بہت احسن طریق سے محاسن بیان کیے اور ان کے کارناموں کو سراہا ہے۔ ان کے حق میں

- اُولٰئِکَ ھُم المُئومِنُونَ حَقاً
- اُولٰئِکَ ھُم المُتَّقُونَ.
- اُولٰئِکَ ھُم الصَادِقُونَ.
- وَلٰکِن اللّٰہُ حَببَ اَلَیکُم الاِیمَانَ وَ زَینَہُ فِی قُلُوبِکُم وَکَرَہَ اَلَیکُم الکُفرَوَ الفُسُوقَ وَالعِصیَانَ.
- اُولٰئِکَ ھُم الرَّاشِدُونَ فَضلاً مِنَ اللّٰہ وِنعمَۃ وَاللّٰہُ عَلِیمُ حَکِیمُ.
- اُولٰئِکَ ھُم خَیرُ البَرِّیۃ.
- کُنتُم خَیرَ اُمَۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَ تَنھُونَ عَنِ المُنکَرِ وَ تُؤمِنُونَ بِاللّٰہِ.
- اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ یَتلُونَ آیَاتِ اللّٰہِ آنَاءَ اللَّیلِ وَھُم

يَسجُدُونَ يُومِنُونَ باللّٰهِ وَاليَومِ الآخِرِ وَ يَا مُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَ يَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ وَ اُولٰئِکَ هُم المُفلِحُونَ.

◇ قَومُ يُحِبُّهُم وَ يُحِبُّونَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى المُؤمِنِينَ اَعِزَّةٍ عَلَى الكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُونَ لَومَةَ لَائِم ذٰلِکَ فَضلُ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَن يَّشَاءُ اُولٰئِکَ هُمُ الفَائِزُونَ.

◇ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُم وَ رَضُواعَنهُ.

◇ اُولٰئِکَ عَلَيهِم صَلَوٰاتُ مِن رَّبِّهِم وَ رَحمَةٍ وَ اُولٰئِکَ هُمُ المُهتَدُونَ.

◇ لَهُم مَغفِرَةُ وَ رِزقُ كَرِيمُ لَهُم مَغفِرَةٌ وَاَجرُ كَرِيمُ اَلَّذِينَ اِن مَّكَّنَّاهُم فِى الاَرضِ اَقَامُوا الصَّلوٰةَ وَ آتُوالزَّكوٰةَ و اَمَروابِالمَعرُوفِ وَ نَهَوا عَنِ المُنكَرِ.

◇ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوامِنكُم وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَستَخلِفَنَّهُم فِى الاَرضِ. كَمَا استَخلَفَ الَّذِينَ مِن قَبلِهِم وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُم دِينَهُم الَّذِى ارتَضىٰ لَهُم وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِن بَعدِ خَوفِهِم اَمنَا يَعبُدُونَنِي لَا يُشرِكُونَ بِي شَيئاً.

◇ لَا يَسْتَوِی مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ
اُولٰئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ
وَقَاتَلُوْا وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی وَاللّٰہُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِیْر.

◇ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْھُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ
نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِھِمْ فِیْ اَصْحَابِ الْجَنَّۃِ وَ
عَدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ.

◇ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
اُولٰئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَۃَ اللّٰہ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

◇ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ
الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ وَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ
عَلَیْھِمْ.

◇ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ
تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا

وغیر ذلک من الآیات

جیسے ریمارکس دیئے اور اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے
بڑھ کر سچا اور کون ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا. اور اسکی نازل
کردہ کتاب قرآن مجید میں تغیر وتبدیل کا امکان ہی نہیں بلکہ وہ اس کی

حفاظت آپ ہی کرتا ہے۔ اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِکرَ وانالہٗ لحافظونO وتمت کلمة ربک صِدقا وعدلا . لا مبدل لکلماة. لا تبدیل لکلمات الله یہاں تک کہ خود نبی آخر الزمان ﷺ بھی اس میں ذراسی بھی کمی پیشی نہیں کر سکتے۔ قل ما یکون لی ان ابدلہٗ من تِلقاء نفسی ان اتبع الا مایوحیٰ الیَّ.

اور اس قرآن شریف کے علاوہ آسمانی کتب الہیہ بھی تحریف سے مبرا نہیں رہیں یہود ونصاریٰ کے پیروں اور مولویوں نے اپنے پیٹ کی خاطر ان میں تحریف لفظی اور معنوی کی یُحَرِّفُونَ الکَلِمَ عَن مَواضِعِہٖ ثُمَّ یُحَرِّفُونَہٗ مِن بَعدِ مَاعَقَلُوہُ وَھُم یَعلَمُونَ. یَشتَرُونَ بِعَھدِ اللّٰہِ وَاَیمَانِھِم ثَمَناً قَلِیلاً.

انسانی کتابیں تاریخی ہوں یا دوسری کیونکر قابل اعتماد ہو سکتی ہیں کہ قرآن کا مفہوم ان مدسوس و مدخول بہ کتب کے سہارے بے دردی سے بدل دیا جائے اور مغالطہ فی المراد دے کر بیچارے کم فہم مومنین کو دھوکے میں ڈالا جائے لَبِئسَ مَاکَانُو ایعمَلُون خاص کر کے جو کتب تاریخ کتب احادیث کے مقابلہ میں دورِ فتن میں لکھ کر بیچارے نومسلم بھائیوں کو جو حدیث عہد بالکفر تھے بڑی پھرتی اور چالاکی سے علیحدگی میں خفیہ طریق سے پھسلاتے رہے اور احادیث صحیحہ مستندہ کے مقابل میں انہوں نے بھی احادیث کی کتابیں لکھ ماریں

تا کہ لوگ شکوک کی وادیوں میں بھٹکتے پھریں اور زہر پر میٹھا چڑھا کر کھلانا شروع کیا اور وہ زہر کھا کر لوگ مسموم ہو گئے

مگر بمطابق مثل مشہور لکل فرعون موسی (اے لکل مبطل محق)

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اپنے حق دین کی بقاء کے لیے ورثاء انبیاء کرام کو اٹھا کھڑا کیا ولمو کرہ الکافرون جنہوں نے حسب فرمان خداوندی وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ دعوت الی الخیر کا بیڑا اٹھایا توحید وَ مُتَابَعَہ مِنَ الْمَعْرُوف کا امر جاری رکھا اور جو غیر مسلم لوگ اسلام میں داخل ہو کر اسلام میں رخنہ اندازیاں کرنے میں لگے رہے اور غیر دین کو دین اور دین کو غیر دین بتا کر لوگوں کو بدراہ کیا ان کا تعاقب ان وارثانِ انبیاء کرام علیہ السلام نے خوب کیا تحریری طور پر بھی اور تقریری طور پر بھی لسانی طور پر بھی۔ اور جَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ کے مطابق انہیں پاک طینت ہستیوں کی محنت مشقت سعی سے ان ملحدوں کے مکر وفریب پر مطلع ہو کر عوام کو آگاہ کیا اور ان کو سمجھایا کہ ان کے فریب میں نہ آنا

دوسرے ممالک میں جن علماء حق نے اس کام کو احسن طریق سے نبھایا ملک ہند کے علماء حق بھی ان سے کسی طرح پیچھے نہیں۔

امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی نے تن من دھن کی بازی لگا کر جان جوکھوں میں ڈال کر باطل مذاہب کا جو مقابلہ کیا ہے وہ کسی لکھے پڑھے سے مخفی نہیں ہے اس کے بعد حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ وشاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ وشاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ و شاہ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ بن شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ بن شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ اور شاہ محمد اسحٰق رحمۃ اللہ بن شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے بھی تحریراً اور تقریراً اور تدریساً، لساناً وسناناً اشاعت مذہب حق اور ابطال مذاہب باطلہ میں ساری زندگی وقف کردی۔ حتیٰ کہ بعض کو اپنے وطن مالوف کو خیر آباد کہنا پڑا اور ہجرت کر کے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ چلے گئے۔

پھر الٰہی کے حکم سے مصائب سہتے ہوئے ان کے تلامذہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ اور مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ اور مرشدی مولانا حسین علی الوانی رحمۃ اللہ اور مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ اور سید محمد انور شاہ رحمۃ اللہ اور مفتی محمد کفایت اللہ رحمۃ اللہ اور سید مرتضیٰ حسن رحمۃ اللہ اور امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ شکر اللہ سعیھم نے دین حق کی صحیح ترجمانی کی۔ اور باطل کے پجاریوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ان سانپوں کا سر کچلا الحمد للہ علی ذلک۔ پھر ان کے جانشین

مولانا قریشی دوست محمد صاحب ومولانا قائم الدین وشیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ اور مولانا محمد طاہر پنج پیری رحمۃ اللہ اور قاضی شمس الدین رحمۃ اللہ اور رقاضی نور محمد رحمۃ اللہ اور مولانا عبدالعزیز سہالویؒ اور مولانا عبدالرؤف رحمۃ اللہ اور سید عطاء اللہ بخاری رحمۃ اللہ کو ہم اپنی ان آنکھوں سے دیکھتے رہے ہیں کہ ابطالِ باطل میں ماریں کھائیں جیلیں کاٹیں گالیاں مول لیں مگر اپنا یہ مشن نہیں چھوڑا حتیٰ کہ اللہ تعالی نے ان پیاروں کو اپنی طرف بلالیا شکر اللہ سعیھم۔

اسلام پر دھبہ لگانے والے اور اعتراض کرنے والے اور شارع علیہ السلام اور ان کے بالواسطہ اپنے پیارے اور مخلص سرفروش اور صحبت میں رہ کر فیض حاصل کرنے والی بزرگ ہستیوں پر پھبتیاں کسنے والے اس زعم میں نہ رہیں کہ ہمارے کام میں رکاوٹ ڈالنے والے تو چل بسے، اب میدان صاف ہے اب ہم اپنی من مانی کرنے میں آزاد ہیں۔اس لیے کہ بفضلہ تعالی ان لوگوں کا سرتوڑ جواب دینے والے اب بھی موجود ہیں اور قیامت تک انشاء اللہ العزیز موجود رہیں گے۔حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اَلْجِھَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ او کما قال

آمدم برسر مطلب

روافض نے ۱۲ سو سال سے اودھم مچا رکھا ہے اور قرآن
وسنت اور ان کے محافظوں پر لعن طعن کرنے میں رات دن ایک کر رکھا
ہے۔ ایک موقعہ پر علماء حق کی دندان شکن تقریر سے لاجواب ہو جاتے
ہیں تو شرماتے نہیں بلکہ وہی اعتراض دوسرے مقام پر بیان کریں گے
اور یہ سمجھتے ہوئے کہ پہلے مناظرہ والی شکست کا ان لوگوں کو کیا علم
تھا۔ ڈینگ مارتے ہیں کہ ہم نے فلاں مقام پر مناظرہ کیا تھا مگر ہمارا
مخالف مبہوت اور لاجواب ہو گیا اور ساتھ ہی اشتہار چھاپ دیے کہ
فلاں مقام پر فلاں مولوی نے شکست کھائی ہے اور اپنے ہم خیال
چوہدریوں، رئیسوں، امیروں، لینڈ لارڈوں کو چرب زبانی سے اپنے
ساتھ ملا لیا اور ان سے تحریری دستخط لے لیے یا ان کی زبان سے مجلس
خاص میں اعلان کرا دیا کہ میں اس مناظرہ سے پہلے غلط مسلک پر تھا
اب مجھ پر حق واضح ہو گیا ہے۔ اس لیے میں پہلے مسلک سے تائب
ہوتا ہوں اور اب یہ مسلک صحیح سمجھ کر اسی پر تادمِ زیست قائم رہوں گا۔

اور یہ سب کچھ اس لیے کرتے ہیں تاکہ بھولے بھالے
مسلمان اس سے متاثر ہو کر اپنا پہلا مسلک چھوڑ کر ہمارے مسلک پر آ
جائیں۔

قرآن مجید میں ان کے اسلاف یہود کا یہی انداز بیان فرمایا وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّن اَهلِ الكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِی اُنزِلَ الآیہ جس انداز کو ان لوگوں نے اب تک ترک نہیں کیا۔

بہر کیف ہندو، پارسی، آریہ، مجوسی، دہری، مسیحی اور یہودی اگر قرآن و اسلام پر اعتراض کرتے ہیں تو معدودے چند جاہلوں کے سوا کسی پر اس کا اثر نہیں ہوتا۔

سب سے زیادہ زہریلا اثر ان لوگوں کا ہے جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں کلمہ پڑھتے ہیں اور اپنے زہد و تقویٰ کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ حربہ محض عوام کو پھسلانے کے لیے کرتے ہیں۔ اس طرح بہت لوگ ان کے دامِ تزویر میں پھنس جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کید (مکر) سے بچائے۔

ان کے بہت سے مکر شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے کتاب "تحفہ اثنا عشریہ" میں بیان فرمائے ہیں اور صحابہ کرام پر ان کے گھڑے ہوئے طعنوں کا ایسا دندان شکن جواب دیا جس کا انہوں نے آج تک جواب نہیں دیا اور نہ قیامت تک جواب دے سکتے ہیں۔ مگر ایک مشہور مثل ہے کہ "ملا آن باشد کہ چپ نہ شود" یہ لوگ مسلمانوں میں انتشار پھیلانے کے لیے محفلوں میں ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں مگر علماء حق ان کا دندان شکن جواب مسلسل دیتے رہتے ہیں، ماریں کھا لیتے

ہیں، گالیاں سہہ لیتے ہیں، جیلوں کی بند کوٹھریوں میں رہ لیتے ہیں، ان کے کوڑے کی مار برداشت کر لیتے ہیں جان جائے تو جائے ایمان نہ جائے۔ ایمان جان سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کو استقامت اور ربط قلب نصیب فرمائے اور ایمان پر ہی خاتمہ کرے۔

اِنَّمَا العِبرَۃُ لِلخَوَاتِیم.

اعتراضات تو بہت سے ہیں۔ مگر ان میں سے ایک اعتراض کا جواب کسی نے میری طرف سے بذریعہ خط مانگا ہے جو حضرت امیر المؤمنین معاویہ بن ابی سفیانؓ کے بارے میں ہے۔ اور وہ یہ ہے

سوال نمبرا

بعض کتب اہل تشیع میں لکھا ہے کہ امیر معاویہؓ نے عائشہ زوج النبی ﷺ کو دعوت کے بہانے بلایا اور مقام دعوت میں کنواں کھود ا۔ اور اوپر کی جگہ ہموار کر کے خوب سجادی اور اوپر چارپائی بچھادی اور پھر ام المؤمنین کو بلا کر چارپائی پر بیٹھنے کو کہا سو ام المومنینؓ نے جونہی چارپائی پر پاؤں رکھا چارپائی سمیت کنوئیں میں جا گریں اور اوپر سے پتھروں کی بوچھاڑ کی گئی اور کنوئیں کو پتھروں اور مٹی سے اٹ دیا گیا۔ کیا یہ واقعہ صحیح ہے یا یونہی من گھڑت اور دشمنوں کے ذہن نانہجار کی ایجاد للفساد ہے بینواتوجروا

المستفتی محمد اقبال

الجواب بالصواب بعون الملک الوہاب

حضرت امیر المؤمنین معاویہ بن ابی سفیانؓ صحابی بن صحابی ہیں۔ خاندان بنی امیہ کے چشم وچراغ تھے یعنی خالص عرب تھے۔ عرب میں جس قدر اوصافِ حمیدہ ہوتے تھے وہ اوصاف تمام کے تمام علی الوجہ الاکمل پائے جاتے تھے۔

اور مندرجہ بالا سوال میں جس قسم کی رذیل اور کمینی حرکت کا ذکر کیا گیا ہے اس قسم کی حرکت عرب قوم کا دماغ ایجاد نہیں کرتا۔ ایسی دغابازی خداع اور دھوکہ بازی کی تولید ایرانی اور عجمی دماغ ہی کرسکتا ہے

پھر تاریخ نے اس نازیبا حرکت کے نہ تو وجوہ واسباب اور علل بتائے اور نہ ہی اس کا کچھ پسِ منظر بتایا کہ پھر اس کا ردعمل کیا ہوا۔

پھر امیر المؤمنین معاویہ بن ابی سفیانؓ کے دورِ خلافت میں کوئی ایسے ناگوار حالات بھی پیدا نہیں ہوئے تھے جن کی وجہ سے ایسی رذیل حرکت حضرت معاویہؓ سے سرزد ہوتی۔

بلکہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنین معاویہؓ نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا کہ ام المؤمنین! میرا برتاؤ آپ کے ساتھ کیسا ہے؟

تو حضرت ام المؤمنینؓ بولیں کہ ٹھیک ہے۔

ایک دفعہ حضرت امیر المؤمنین معاویہ بن ابی سفیانؓ نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ حبیبہ حبیب رب العالمینؓ کو خط لکھا کہ ام المؤمنین! مجھ کو مختصر سی نصیحت کیجیے۔ تو حضرت اُم المؤمنین عائشہ صدیقہؓ نے جواب میں تحریر فرمایا۔

"السلام علیکم اما بعد میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص انسانوں کی نارضامندی کی پروا نہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کریگا اللہ تعالیٰ انسانوں کی رضامندی کے نتائج سے اس کو محفوظ رکھے گا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو نارضامند کر کے انسانوں کی

نارضامندی کا طلب گار ہوگا۔ اللہ تعالی اس شخص کو انسانوں کے ہاتھ میں سونپ دے گا والسلام علیک"

اب فہیم آدمی ایسے واقعہ کی تردید اپنی سمجھ سے بھی کر سکتا ہے۔ کم از کم اتنا تو کہہ سکتا ہے کہ عقل نہیں مانتی کہ صحابیِ رسول ﷺ کے دور میں اس قسم کا واقعہ ہوا ہو۔ اور صحابہ کرام یہ واقعہ دیکھ کر خاموش بیٹھے رہے ہوں۔

حضرت مولانا سید سلیمان ندوی (دور حاضر کے مؤرخ) نے اپنی کتاب "سیرہ عائشہ صدیقہؓ" کے ص ۱۵۳ میں بعنوانِ "وفات" حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کی وفات حسرت آیات کا اصل واقعہ طبقات محمد بن سعد کی جزء نساء صفحہ ۵۱ کے حوالے سے اس طرح تحریر فرمایا ہے۔

"امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا آخری حصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کا اخیر زمانہ ہے، اس وقت ان کی عمر سڑسٹھ برس کی تھی۔

۵۸ھ میں رمضان کے مہینہ میں بیمار پڑیں، چند روز تک علیل رہیں، کوئی خیریت پوچھتا، فرماتیں، اچھی ہوں، جو لوگ عیادت کو آتے، بشارت دیتے، فرماتیں "اے کاش! میں پتھر ہوتی، اے کاش! میں کسی جنگل کی جڑی بوٹی ہوتی"

حضرت ابنِ عباس نے اجازت چاہی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

کوتامل ہوا کہ وہ آکر تعریف نہ کرنے لگیں، بھانجوں نے سفارش کی، تو اجازت دے دی۔ حضرت ابنِ عباسؓ نے کہا" آپ ﷺ کا نام ازل سے ام المومنین تھا۔ آپ آنحضرت ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں، رفقاء سے ملنے میں اب آپ کو اتنا ہی وقفہ باقی ہے کہ روح بدن سے پرواز کر جائے۔ خدا نے آپ ہی کے ذریعہ تیمّم کی اجازت فرمائی ۔آپ کی شان میں قرآن کی آیتیں نازل ہوئیں جواب ہر محراب و مسجد میں شب و روز پڑھی جاتی ہیں۔"

فرمایا: ابنِ عباس! مجھے اپنی تعریف سے معاف رکھو، مجھے یہ پسند تھا کہ میں معدوم محض ہوتی۔

ذرا آگے چل کر لکھتے ہیں۔

۵۸ھ تھا اور رمضان کی ۱۷ تاریخ مطابق ۱۳ جون ۶۷۸ء تھی کہ نماز وتر کے بعد شب کے وقت وفات پائی، ماتم کا شور سن کر انصار اپنے گھروں سے نکل آئے، جنازہ میں اتنا ہجوم تھا کہ لوگوں کا بیان ہے کہ رات کے وقت اتنا مجمع کبھی نہیں دیکھا گیا۔

ذرا آگے چل کر لکھا

حضرت ابو ہریرہؓ ان دنوں مدینہ کے قائم مقام حاکم تھے، انہوں نے جنازہ کی نماز پڑھائی، قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ، عبداللہ بن عتیق، عروۃ بن زبیرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ،

بھتیجوں اور بھانجوں نے قبر میں اتارا اور حسبِ وصیت جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

سید صاحب نے حاشیہ میں لکھا:

تمام واقعات حاکم کی مستدرک سے ماخوذ ہیں۔ حاکم نے ان میں سے اکثر روایتوں کی نسبت لکھا ہے کہ علی شرط الصحیحین ہیں۔ یعنی روایت کی جن جن شرطوں کو ملحوظ رکھ کر امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے روایت کی ہے وہی شرطیں ان روایات میں بھی پائی جاتی ہیں۔

ان مستند اور صحیح روایات سے اصل واقعہ صحیح صحیح حق حق کھل کر سامنے آ گیا آپ کی مرض الوفاۃ کا سنہ اور وفاۃ کی تاریخ , مع ماہ , سال , مقامِ وفاۃ اور نماز جنازہ مع تعیینِ امام, اور مقام دفن, اور قبر میں اتارنے والے بھتیجوں, اور بھانجوں کے نام, اور تعداد سب محقق طریق سے ثابت ہو گئے۔ بخلاف اس واقعہ کے جو سوال میں درج ہے کہ اس میں کوئی ذکر نہیں کہ اس قسم کے حالات کب کہاں اور کیونکر پیدا ہوئے اور دعوت کس جگہ کی گئی اور ایسے ناگزیر حالات میں حضرت عائشہؓ جیسی , فہیمہ , زکیہ , عقیلہ , مجتہدہ, مدبرہ نے امیر معاویہؓ کی دغابازی دھوکہ دہی کی اطلاع پا کر اس کی دعوت کیوں کر قبول کر لی جب کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی معصوم زبان سے یہ فرمان بھی سن رکھا ہو کہ لَا يَلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ واحدٍ مَرَّتَيْنِ

پھر ام المؤمنین کے ساتھ اس قدر ذلیل حرکت ہونے کے بعد بھی تمام اسلامی مملکت کے مسلمانوں کا خاموش بیٹھے رہنا خاص کر بھتیجوں بھانجوں کی خاموشی بہت ہی تعجب انگیز ہے۔

ابو عبداللہ حاکم نے مستدرک میں لکھا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین معاویہ بن ابی سفیانؓ کئی کئی لاکھ کی رقم حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ و دیگر امہات المؤمنین کو بطور عطیہ کے پیش فرمایا کرتے تھے۔ اور اگر ان پر کبھی قرض ہو جاتا تو وہ بھی حضرت امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ خود یہ ادا کر دیتے تھے۔

ایک دفعہ ایک لاکھ کی مالیت کا گلوبند امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کو ارسال کیا جسے ام المؤمنین نے بخوشی قبول فرمایا۔ حوالے کے لیے دیکھو حافظ ابن کثیرؒ کی کتاب البدایہ والنہایہ۔

سوال نمبر۲۱

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا" تمہارے جسم سے مجھے بدبو آتی ہے۔ تمہاری اولاد، ہماری اولاد کے ساتھ ظلم کرے گی۔

الجواب بالصواب بعون الملک الوہاب

ملا علی قاریؒ نے اپنی کتاب الموضوعات الکبیر ص ۱۰۶ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی میں لکھا ہے۔

ومن ذلك الاحاديث فی ذَمّ معاوية وَ ذَمِّ عُمَرِوبن العَاص و ذَمّ بَنِی اُمَیَّة و مدح المنصور والسفاح۔ و کَذَاذَم یَزِیدُ وَالوَلِیدُوِ مَروَانَ بن الحکم الی آخر ماقال یعنی اسی موضوع اور من گھڑت باتوں کے قبیل سے وہ حدیثیں بھی ہیں جو حضرت امیر المؤمنین معاویہؓ اور عمرو بن العاص جو خلیفہ عباسی منصور اور سفاح کی مدح سرائی میں وضع کی گئی ہیں اور تمام وہ حدیثین بھی موضوع اور من گھڑت ہیں جو یزید بن معاویہ اور ولید اور مروان بن الحکم کے بارے گھڑی گئی ہیں۔

اور سوال میں جو مذمت نقل کی گئی ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے جو کسی عدو اللہ نے دشمنی میں یہ بات گھڑی ہے جس کا تصور ہی کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔

سوال نمبر۳

بعض لوگ کہتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جب پیشاب پر بیٹھے تو عضو تناسل (عضو مخصوص) کو کاٹ ڈالا۔ حکیم کے پاس علاج کے لیے گئے تو حکیم نے کہا کہ اس کا علاج شادی ہے۔ آپ کے جسم اطہر پر دانے نکل آئے۔ آپ نے مجبور ہو کر شادی کی۔

الجواب بالصواب بعون الملک الوہاب

یہ بھی بے سند واقعہ کسی عابد المذاکیر و الفروج کا گھڑا ہوا ہے۔ کسی حدیث و آثار کی کتاب میں اس کا تذکرہ نہیں اور اسماء الرجال کی کتب کا دامن بھی اس خبیث قصے سے پاک ہے۔

فائدہ بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ معاویہ کے معنے کیا ہیں؟ کوئی علم ادب کا مبتدی طالب علم اپنی کم علمی کے سبب غلط معنے بیان کر دے تو بغلیں بجاتے ہیں اور خوب ہنستے ہین اور تالیاں بجاتے اور لوٹ پوٹ ہوتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ معاویہ باب مفاعلہ سے اسم فاعل ہے جس کے اخیر میں تمبالغہ کی بڑھائی گئی ہے۔ جیسے علامۃ کے آخیر میں ۃ مبالغہ کی بڑھائی گئی ہے۔ مادہ اس کا عوی ہے (ع وی لَفیف مقرون) اس کے معنے جب مجرد کے باب میں استعمال ہوتا ہے (عوی یعوی

عیا) تو اس کے معنے ہیں "بھونکنا" جیسے ایک شاعر نے انشاد کیا۔

جَزیٰ رَبُّهُ عَنّی عَدِیَّ بنَ حاتِمٍ

جزاءَ الکلاب العاویاتِ وَقد فَعَل

یعنی عدی بن حاتم کو (والعیاذ باللہ) اس کا رب میری طرف سے اس طرح سزا دے جس طرح بھونکنے والے کتوں کو سزا دی جاتی ہے۔ اور اس کے رب نے اس کے ساتھ ایسا ہی کر بھی دیا۔

لیکن جب یہ مادہ (ع. و. ی) باب مفاعلہ میں استعمال کیا جاتا ہے تو پھر اس کے معنے بھونکنے کے نہیں رہتے کیونکہ اصول ہے کہ زیادۃُ اللفظ تفید زیادۃ المعنے یعنی لفظ سے بڑھنے سے معنے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ تو اسی طرح یہاں باب مفاعلہ کے الف بڑھنے سے معنے بھی بڑھ گئے۔ یعنی جب مجرد تھا تو لازم تھا اب جب ثلاثی مزید باب مفاعلہ میں استعمال ہوا تو متعدی ہو گیا۔ بہ معنے بھونکانا (یعنی کتوں کو بھونکانا) اہل لغت نے بھی یہی معنے لکھے ہیں چنانچہ المنجد ص ۵۳۹ میں ع وی مادہ کے تحت لکھا ہے عاوی معاواۃً الکاب: صایحھا یعنی اس نے کتوں کو بھونکایا۔ اب اس باب سے اور کئی الفاظ ایسے لغت عرب میں مستعمل ہیں۔

جیسے عاجز (ثلاثی مجرد سے اسم فاعل) کے معنے ہیں ہارنے والا اور معاجز (ثلاثی مزید باب مفاعلہ سے اسم فاعل) کے معنے ہیں دوسرے

علمبردار مقرر کیا گیا۔

- وفات یزید بن ابی سفیان کے بعد حضرت عمرؓ نے آپؓ کو شام کا گورنر مقرر کیا
- آپؓ عہد عثمانی میں شام اور اردن کے گورنر بنائے گئے۔
- آپؓ کے حق میں رسول اللہ کی دعا تھی۔ اللھم اجعلہ ھادیاً مھدیاً
- یکم محرم ۱۹ ہجری کو آپؓ امیر بنائے گئے۔
- حضرت حسنؓ بن علیؓ نے بھی خلافت ان کے سپرد کر دی تو آپؓ باجماع اُمت امیر المومنین ہو گئے۔
- آپؓ ۲۱ ربیع الاول ۴۱ھ سے ۲۲ رجب ۶۰ھ (۱۹ برس ۵ ماہ ایک دن ۶۴ لاکھ ۵۵ ہزار مربع میل پر خلیفہ رہے۔
- آپؓ کے دور خلافت میں کابل، قندھار، خضدار، ذران، طخارستان، غزنی، زبج، کوکن، سندھ کے قُرب وجوار کے علاقے اور رُوم کے زیر تسلط علاقے، جزیرہ ارواڈ، حزہ، قبرص، قسطنطنیہ، روڈس (سسلی) صیداعرفہ جلیل، دیروت پر حکومت رہی۔